دارالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

کیا فتاویٰ رضویہ میں تاریخِ ولادت 8 ربیع الاول لکھی ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کچھ لوگوں نے اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ کا حوالہ دے کر ایک اسٹیکر شائع کیا ہے، جس میں درج ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالے ''نطق الہلال'' فتاویٰ رضویہ، جلد 26 میں لکھا ہے کہ ولادتِ (پیدائش) نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم 8 ربیعُ الاوّل ہے اور وفاتِ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم 12 ربیعُ الاوّل ہے۔ کیا واقعی اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کا یہی موقف ہے کہ حُضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادت آٹھ ربیعُ الاوّل کو ہوئی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت مجددِ دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی تحقیق یہی ہے کہ جشنِ ولادت بارہ ربیع الاوّل کو منایا جائے۔

فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ 411 پر ہے۔ ''اس (ولادت کی تاریخ کے بارے) میں اقوال بہت مختلف ہیں: دو، آٹھ، دس، بارہ، سترہ، اٹھارہ، بائیس، سات (7) قول ہیں، مگر اشہر واکثر و مأخوذ و معتبر بارہویں ہے۔ مکۂ معظّمہ میں ہمیشہ اسی تاریخ کو مکانِ مولدِ اقدس کی زیارت کرتے ہیں۔ کما فی المواھب والمدارج (جیسا کہ مواہب لدنیہ اور مدارج نبوۃ میں ہے) اور خاص اس مکانِ جنّت نِشان میں اسی تاریخ میں مجلسِ میلادِ مقدّس ہوتی ہے۔''

فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ 427 پر ہے: ''شَرعِ مُطہّر میں مشہور بینَ الجمہور ہونے کے لئے وقعت عظیم ہے (یعنی جو موقف اکثر علما کا ہو وہ خود ایک بہت بڑی دلیل ہوتی ہے) اور مشہور عندَ الجمہور 12 ربیع الاوّل ہے اور علمِ ھَیْئَت و زیجات کے حساب سے روزِ ولادت شریف 8 ربیعُ الاوّل ہے۔''

مزید فرماتے ہیں'' تعامل مسلمین حرمین شریفین ومصر وشام بلادِ اسلام وہندوستان میں بارہ ہی پر ہے۔ اس پر عمل کیا جائے۔ الخ'' (فتاویٰ رضویہ، ج 26، ص 427، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

جب کوئی محققِ وقت کسی مسئلے پر قلم اٹھاتا ہے، تو وہ اس مسئلے سے متعلّق مختلف لوگوں کی آراء اور اقوال بھی نقل کرتا ہے۔ اس مقام پر امامِ اہلسنّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ نے اسی طرح کا طرزِ عمل اختیار کرتے ہوئے

مختلف لوگوں کے موقف کو بھی بیان فرمایا اور علم زیج والوں کا قول بھی نقل کیا کہ وہ تمام کے تمام آٹھ ربیعُ الاوّل کو یوم ولادت قرار دیتے ہیں۔

محض آدھی بات کو لے کر پروپیگنڈا کرنا اور اس بات کو چھوڑ دینا کہ امامِ اہلسنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جمہور کا موقف کس تاریخ کو قرار دیا ہے اور کس تاریخ کو جشنِ ولادت منانے کی تاکید کی ہے، انصاف کے خلاف اور غلط روش ہے۔ خود امامِ اہلسنّت رحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے اپنے اشعار میں بارہویں تاریخ ہی کو لے کر لمحات مسرّت ہونا بیان کیا اور برادرِ اعلیٰ حضرت نے تو ایک پورا کلام ہی "بارہویں تاریخ" کا قافیہ لے کر کہا ہے اور ان کا وصال امامِ اہلسنّت کی زندگی ہی میں ہوا اور امامِ اہلسنّت ان کے کلام کے پڑھنے کی تاکید کرتے رہے۔ پھر یہ کہنا اور تاثّر دینا کہ 12 تاریخ کو جشنِ ولادت منانا امامِ اہلسنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مَنْشا کے خلاف ہے، بہت بڑی زیادتی ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

06 ربیع الاول 1442ھ/24 اکتوبر 2020ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے